درسِ قرآن

محمد احمد حافظ

عورتوں کے ساتھ معروف طریقے سے گزران کرو

(گزشتہ سے پیوستہ)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ عورتوں کی میراث زبردستی لے لو اور انہیں اس لیے بھی نہ روکے رکھو کہ تم اپنا دیا ہوا مال واپس لے لو۔ الّا یہ کہ وہ کھلی بے حیائی میں مبتلا ہوں۔ اور گزران کرو عورتوں کے ساتھ معروف طریقے سے۔ پھر اگر تم کو نہ بھاویں تو شاید تمہیں ان کی کوئی چیز پسند نہ آئے لیکن اللہ نے اس میں بہت خوبی رکھی ہو، اور اگر بدلنا چاہو ایک عورت کی جگہ دوسری عورت کو اور تم ان میں ایک کو بہت مال بھی دے چکے ہو تو پھر مت لو اس سے کچھ بھی۔ کیا تم ناحق اور صریح گناہ کے ساتھ لینا چاہتے ہو؟ اور کیوں کر تم لے سکتے ہو در آں حالیکہ کہ تم میں سے ایک دوسرے کی طرف پہنچ چکا ہے اور لے چکیں وہ عورتیں تم سے پختہ عہد۔'' (النساء ۱۹ تا ۲۱)

سورۂ نساء میں زیادہ تر خواتین سے متعلق احکام ہیں۔ زیرِ درس آیات کا اجمالی تعارف وتبصرہ گزشتہ درس میں گزر چکا ہے۔ ان آیات کا خلاصہ یہی ہے کہ ہر مومن ومسلم اپنی عائلی زندگی میں حق وانصاف کے ساتھ معاملہ کرے۔ ایسے معاملات سے حتی الامکان اجتناب کرے جن کی وجہ سے عائلی زندگی تباہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آئے۔

مذکورہ بالا آیات میں ان مظالم کی روک تھام ہے جو اسلام سے قبل صنفِ نازک پر روا رکھے جاتے تھے۔ ان میں ایک ظلم یہ تھا کہ مرد لوگ عورتوں کی جان ومال دونوں کو اپنی ملک سمجھتے تھے اور ان کے ساتھ وہ سلوک کرتے تھے جو ایک سخت گیر آقا اپنے غلام کے ساتھ روا رکھتا تھا۔ عورت کو مال چاہے وراثت میں ملا ہو یا ہدیے میں یا میکے والوں کی طرف سے بطور تحفے کے ملا ہو۔ بے چاری عورت اس سے محروم رہتی تھی۔ اور یہ سارا مال سسرال والے ہضم کر لیتے تھے۔

دوسرا ظلم یہ ہوتا کہ وہ عورت اگر کسی طور پر اپنے ملکیتی مال پر قبضہ کر ہی لیتی تو ایسا ماحول پیدا کیا جاتا کہ عورت اس مال کو دوسری جگہ نہ لے جا سکے مثلاً بہت سے وڈیرے زمیندار اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی شادی محض اس خوف سے نہ کرتے کہ لڑکی کی شادی ہوگئی تو ان کی زمین تقسیم ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو گھروں میں بٹھائے رکھتے اور اس طرح دوہرے ظلم کا ارتکاب کرتے۔ ایک تو ظلماً مال کو اپنے اختیار میں لینا دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عورت میں جو فطری خواہش کا جذبہ رکھا ہے اس کی تسکین کا جائز ذریعہ اختیار نہ کرنا۔

تیسرا ظلم یہ بھی ہوتا تھا کہ بعض اوقات کسی مرد کو اپنی بیوی پسند نہ ہوتی تو عورت کا کوئی قصور نہ ہونے کے باوجود مرد اس کے حقوقِ زوجیّت ادا نہ کرتا مگر طلاق دے کر اس کی گلوخلاصی بھی نہ کرتا تا کہ عورت تنگ آکر وہ زیور جو اسے دے چکا